

اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں تمہیں دکھ اور تکالیف پہنچائی جائیں
تو تم صبر کا ایسا نمونہ دکھاؤ جو معجزانہ رنگ رکھتا ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک - ربوہ)



- ☆ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف تدبیر کو پیدا کیا ہے بلکہ جو شخص تدبیر کو پسند نہیں کرتا اسے اللہ تعالیٰ کی نگاہ پسند نہیں کرتی۔
- ☆ غذا ہضم ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو تھوڑی اور زیادہ غذا کا فرق نہیں پڑتا۔
- ☆ اصل چیز صحت ہے اور کام کی توفیق جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو، کبھی کسی پر ظلم نہ کرو۔
- ☆ کبھی بھی دنیا میں فساد پیدا نہ کرو، ایذا کے مقابلہ میں ایذا اور گالی کے مقابلہ میں گالی نہ دو۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے اور ہر شفا کا منبع اس کی ذات ہے اس نے اپنے فضل اور رحم سے مجھے شفا عطا فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ دوست بڑی محبت اور عاجزی سے دعائیں کرتے رہے ہیں میں بھی دعاؤں میں لگا رہا اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہماری دعاؤں کو قبول کیا اور ایسے رنگ میں قبول کیا کہ ظاہری آنکھ اسے ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہو سکتی۔ جس وقت میں یہاں سے گیا تھا میری طبیعت بہت خراب تھی شکر کا نظام درست نہیں تھا اس کے علاوہ (جیسا کہ وہاں جا کر پتہ لگا اور گزشتہ سال جب میں یورپ کے دورہ پر گیا تو وہاں کے ایک ڈاکٹر نے بھی کہا تھا کہ خون میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہے اس کی فکر کرنی چاہئے) پیشاب میں یورک ایسڈ زیادہ ہو گیا تھا پھر پیٹ میں تکلیف تھی جو ٹیسٹ میں ظاہر ہوئی۔

کراچی میں ایک ڈاکٹر ہیں جن کا نام ڈاکٹر سید شوکت ہے ان کا میں نے علاج کے لئے انتخاب کیا تھا اس لئے کہ ان سے بے تکلفی ہے اور وہ بہت تعلق رکھتے ہیں میں ہر بات بغیر حجاب کے ان سے کر سکتا تھا چنانچہ جب پہلے دن وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو میں نے انہیں کہا کہ میں اپنے احساس کے لحاظ سے ان بیماریوں اور تکالیف کا آپ سے ذکر کروں گا جن میں سے میں گزرا ہوں آپ خاموشی سے میری بات سنتے رہیں اور جو بات نوٹ کرنے والی ہو وہ نوٹ کر لیں چنانچہ میرا خیال ہے کہ قریباً چالیس منٹ یا پچاس منٹ میں نے اپنے احساس کے مطابق اپنی تکالیف بیان کیں ان کے ایک نائب ان کے ساتھ تھے وہ بعض باتیں نوٹ کرتے رہے پھر انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے ضرورت سے زیادہ خوراک کم کر دی ہے اور اس طرح ممکن ہے کہ ہمیں بیماری کا صحیح پتہ نہ لگے اس لئے آپ کل سے ٹیسٹ نہ کروائیں بلکہ آپ دو تین دن اپنے معمول کے مطابق کھانا کھائیں جو چیز پسند ہے وہ کھائیں اور بیٹھا بھی کھائیں ان

اشیاء کا استعمال کریں جو آپ عام طور پر کرتے ہیں اس کے بعد ہم ٹیسٹ لیں گے چنانچہ دو تین دن کے بعد وہ آئے اور جب انہوں نے خون اور قارورہ کا ٹیسٹ لیا تو جو شکل بنی وہ یہ تھی۔

نہار قارورہ میں اڑھائی فیصد شکر

گلوکوز پینے کے نصف گھنٹہ کے بعد ۳ فیصد شکر

ایک گھنٹہ کے بعد ساڑھے تین فیصد شکر

ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ساڑھے تین فیصد شکر

اور خون کی یہ شکل بنتی تھی کہ

نہار ۹۵ کی بجائے ۲۱۰ گلوکوز

آدھا گھنٹہ کے بعد ۳۴۵ گلوکوز

ایک گھنٹہ کے بعد ۳۷۰ گلوکوز

ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ۳۴۵ گلوکوز

دو گھنٹہ کے بعد ۲۸۰ گلوکوز

اور عام حالات میں معمول کے مطابق خون میں گلوکوز کی مقدار ۹۵ ہے اس کو ٹالرینٹ ٹیسٹ کہتے ہیں غرض یہ گراف بنا جو میں نے بیان کر دیا ہے۔

چونکہ ڈاکٹر صاحب مجھ سے تعلق رکھنے والے ہیں اس لئے جب وہ دوبارہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو یہ رپورٹیں ان کی کاپی میں لکھی ہوئی تھیں اور جو میں نے اپنی ہسٹری انہیں بتائی تھی یعنی میں نے بتایا تھا کہ میں فلاں فلاں بیماری میں سے گزرا ہوں اس کا خلاصہ بھی انہوں نے نوٹ کیا ہوا تھا اس کے مطابق انہوں نے کھانے کے متعلق ایک چارٹ بھی تیار کیا ہوا تھا اور سارے ٹیسٹ جو ہوئے تھے ان کے نتائج بھی ان کی کاپی میں درج تھے۔

ڈاکٹر صاحب بڑے دکھ سے مجھے کہنے لگے کہ اب ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ ذیابیطس بیماری کی شکل اختیار کر گئی ہے اور یہ دوا ہے آپ اسے استعمال کریں ہر چار دن کے بعد ہم خون کا ٹیسٹ لیا کریں گے اور دیکھیں گے کہ دوا کھانے کے بعد آپ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے یا نہیں میں نے کہا ٹھیک ہے اگر ذیابیطس بیماری کی شکل میں آگئی ہے تو دوا استعمال کرنی چاہئے لیکن یہ کوئی ایسی بیماری تو نہیں کہ اگر ایک

دن دوا استعمال نہ کی جائے تو زیادہ ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں کہ ذیابیطس کی جو دوا آپ مجھے بتا رہے ہیں وہ پہلے چار دن میں استعمال نہ کروں باقی کھانے کا جو پرہیز آپ بتا رہے ہیں وہ میں کروں گا اور جو دوسری ہدایتیں آپ نے مجھے دی ہیں ان پر بھی میں عمل کروں گا کیونکہ میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ مجھے ذیابیطس بیماری کی شکل میں نہیں گوڈا کٹر کی حیثیت سے میں یہ بات نہیں کر سکتا طب کے ماہر تو آپ ہی ہیں غرض میں نے کہا کہ اگر کوئی ہرج نہ ہو تو میرا خیال ہے کہ میں چار دن دوائی نہ کھاؤں ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ بے شک پہلے چار دن دوائی نہ کھائیں چنانچہ میں نے پہلے چار دن ذیابیطس کی دوائی استعمال نہ کی ہاں یورک ایسڈ کی زیادتی کی جو دوا تھی وہ میں نے کھائی اسی طرح پیٹ کی خرابی کیلئے جو دوا ڈاکٹر صاحب نے مجھے دی اس کا استعمال بھی میں نے کیا یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف تدبیر کو پیدا کیا ہے بلکہ تدبیر کے استعمال کا حکم بھی دیا ہے اور جو شخص تدبیر کو پسند نہیں کرتا اسے اللہ تعالیٰ کی نگاہ پسند نہیں کرتی اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ میں نے دوائی نہیں کھائی تو میری مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ ایلو پیتھی کی دوائی جو ان ڈاکٹر صاحب نے بتائی جن کے میں زیر علاج تھا وہ میں نے نہیں کھائی ویسے ہو میو پیٹھک کی دوائی میں کھا رہا تھا اور جدوار بھی میں استعمال کر رہا تھا جدوار شکر کے لئے بڑی اچھی چیز ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بھی بعض بیماریوں کے لئے یہ نسخہ بتایا گیا تھا۔

بہر حال میں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ نظارہ دیکھا کہ چار دن کے اندر قارورہ کی شکر جو نہار اڑھائی فیصد تھی اس مقدار سے گر کر اس کے معمولی آثار باقی رہ گئے اور اتنی کم رہ گئی کہ فیصد کے حساب سے اس کی پیمائش کرنا بھی مشکل ہے اور خون کی شکر (گلوکوز) ۲۱۰ سے گر کر ۱۳۵ پر آگئی جب اتنی جلد فرق پڑا تو ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ ابھی دوائی استعمال کرنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا ہے ہر چار دن کے بعد ٹیسٹ ہوتا تھا آخری ٹیسٹ انہوں نے ہمارے آنے سے پہلے جمعرات کو تجویز کیا تھا ہم نے وہاں سے ہفتہ کی شام کو چلنا تھا لیکن جمعرات سے ایک یا دو روز (اغلباً ایک دن) پہلے میں نے جان بوجھ کر کچھ بے احتیاطی کی یعنی میٹھا کھا لیا اور کچھ عدم علم کی وجہ سے بے احتیاطی ہو گئی میری بیٹی نے مجھے کہا کہ میں نے بغیر میٹھے کی آئس کریم تیار کی ہے میں نے کہا اچھی بات ہے کھا لیتے ہیں اس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے اس میں مصنوعی میٹھا ڈالا ہے چنانچہ میں نے وہ آئس کریم کھالی لیکن بعد میں وہ کہنے لگی کہ

میں نے اس میں تھوڑا سا میٹھا بھی ڈالا تھا اس طرح میٹھا اندازہ سے زیادہ ہو گیا اور ابھی پوری طرح آرام بھی نہیں آیا تھا گو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا مگر بیماری ابھی کنارے پر کھڑی تھی اس لئے جمعرات کو شکر نہار ۱۳۰ ہو گئی ڈاکٹر صاحب نے کہا یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے دو دن آپ پورا پرہیز کر لیں ہم ہفتہ کے روز آخری ٹیسٹ لے لیں گے نہار بھی اور کھانے کے دو گھنٹے بعد بھی چنانچہ ہفتے کے روز ٹیسٹ ہوا تو نہار شکر ۱۱۳ تھی اور کھانے کے دو گھنٹے بعد (جو ڈاکٹر صاحب کے کہنے کے مطابق ۱۴۰ بھی ہوتی تب بھی ٹھیک تھا یہ مقدار نارمل ہے بیماری کی شکل نہیں) وہ اتنی گر گئی تھی کہ کھانے کے بعد دو گھنٹے بعد جو ٹیسٹ ہوا اس میں وہ ۹۵ تھی۔

اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا کہ ذیابیطس کی تکلیف بھی دور ہو گئی اور پیٹ کی تکلیف جو تھی اس کی دوائی میں نے کھائی تو اس میں بھی فرق پڑ گیا لیکن دو چار دن کے بعد وہ بیماری پھر عود کر آئی چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ دوائی دی جس کا سات دن کا کورس کل ہی ختم ہوا ہے اس سے تکلیف میں پھر فرق پڑ گیا ہے اللہ تعالیٰ چاہے اور وہ ہماری دعاؤں کو قبول کر لے تو وہ اپنے فضل اور رحمت سے اس بیماری کو بھی دور کر دے گا میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ شکر کا نظام خراب ہو جانے کی بڑی وجہ یہ تھی (واللہ اعلم) کہ ایک تو مجھ پر نقرس کا حملہ ہوا تھا اور دوسرے پیٹ کی تکلیف تھی کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ جن دنوں (ٹیسٹ کے دوران) یورک ایسڈ سب سے کم ہوا اس وقت میری شکر بھی سب سے کم تھی اور اس وقت پیٹ کی تکلیف بھی نہیں تھی بعد میں ڈاکٹر صاحب نے نقرس کی دوائی کی مقدار کم کر دی یعنی دو گولیاں روزانہ کی بجائے ایک گولی کر دی تو یورک ایسڈ پھر کچھ بڑھ گیا اور پیٹ کی تکلیف بھی عود کر آئی تھی اس لئے شکر بھی کچھ زائد ہو گئی۔

اب ڈاکٹر صاحب نے جو تشخیص کی ہے وہ یہ ہے کہ بیماری ذیابیطس نہیں لیکن طبیعت کا رجحان اس طرف ہے اگر بے احتیاطی ہوئی تو خون میں شکر کا معیار بڑھ جائے گا اور بیماری کی شکل بن جائے گی اس لئے کھانے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے کچھ احتیاط تو وہ ہے جو کھانے کی مقدار کے متعلق ہے مثلاً ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ دوپہر کے کھانے پر ڈیڑھ چھٹانک رات کے کھانے پر ایک چھٹانک اور صبح ناشتہ پر ۲/۵ چھٹانک تک آٹا کھایا جائے اور یہ مقدار سب سے زیادہ ہے یعنی اس سے زیادہ نہ کھایا جائے اور اگر دوائی کھانی ہو تو اتنا ضرور کھایا جائے لیکن دوائی کی ضرورت نہیں پڑی میں نے سوچا جب اس ہدایت

پر عمل کرنا ہے تو پھر پورا عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ ایک ترازو منگوایا گیا اور اونس کے بٹے بھی ڈیڑھ چھٹانک (تین اونس) آٹا تو لا گیا اور اس کی چپاتیاں بنوائی گئیں ہمارا اپنا باورچی ساتھ تھا اس نے وہ چپاتیاں بنائیں دو آدمی مقرر کئے گئے کہ دیکھیں آٹا کی مقدار میں زیادتی نہ ہو جائے بے احتیاطی نہ ہو جائے باورچی نے اس آٹا سے چار چپاتیاں بنائیں اور میں سا لہا سال سے دو سے زیادہ چپاتیاں کبھی کھاتا نہیں تھا بعض ڈاکٹروں نے جو احتیاطی غذا بتائی تھی اس سے نصف خوراک میرے معمول کے مطابق ہے اللہ تعالیٰ ہی فضل کرتا ہے اصل میں غذا ہضم ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو تھوڑی اور زیادہ غذا کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب ڈاکٹروں نے ہدایت دی ہے کہ بیماری نے جو وزن کم کیا ہے صحت وہ وزن بڑھائے نہ بیماری کے دوران مہینہ سوا مہینہ میں میرا ۳۰، ۳۵ پونڈ وزن کم ہو گیا تھا اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب ضعف دماغ بھی نہیں جسم کا بوجھ بھی نہیں کام میں اپنا پورا کرتا ہوں الحمد للہ وزن بھی اپنی جگہ ٹھہرا ہوا ہے اگر کبھی ایک پونڈ بڑھ جائے تو میں خوراک کم کر دیتا ہوں لیکن جس طرح ذیابیطس کی ٹینڈنسی (Tendency) اپنی ایک حد پر آ کر ٹھہر گئی ہے اسی طرح میری غذا بھی اس حد پر جو کم سے کم ہو سکتی ہے ٹھہری ہوئی ہے ۳۲ چھٹانک آٹا میری معمول کی غذا ہے سوائے اس کے کہ شکار یا غیر معمولی ورزش ہو تو اس وقت زیادہ بھوک لگتی ہے اور ۳۲ چھٹانک آٹا کی غذا کو کہاں تک کم کیا جاسکتا ہے ویسے یہ ہو سکتا ہے کہ تین چار دن تک آٹا نہ کھایا جائے اور ان دنوں میں بعض ایسی چیزوں پر گزارہ کر لیا جائے جن میں سٹارچ (Starch) نہیں ہوتا بہر حال ڈاکٹروں نے مجھے ہدایت دی ہے کہ وزن بڑھنا نہیں چاہئے اصل چیز تو صحت ہے کام کی توفیق ہے جو اللہ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے یہ چیزیں شامل حال رہیں تو مٹی کے ڈھیر کو ساتھ چمٹائے رکھنے سے کیا فائدہ اور نہ اس سے پیار ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اپنی رحمت میں رکھے اور توفیق عطا فرماتا رہے کہ وہ ذمہ داری جو اس نے اس عاجز اور کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اس کے پورا کرنے کا جو حق ہے وہ ادا ہوتا رہے۔

ایک چیز اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت ذہنی پریشانی یا افکار ہوں تو خون میں شکر زیادہ ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہے کہ انسان افکار میں مارا ہی نہ جائے لیکن جب جسمانی ورزش کی جائے تو شکر کم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ استعمال میں آ جاتی ہے اب میرے جیسے آدمی کو تو افکار سے چھٹکارا نہیں مثلاً

گھانا میں کسی احمدی کو تکلیف پہنچے تو ساتھ ہی مجھے بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے امریکہ میں کسی احمدی کو کوئی تکلیف پہنچے یا یورپ میں کوئی احمدی تکلیف میں ہو یا پریشان ہو یا فوجی کے جزا یا آسٹریلیا میں کوئی احمدی پریشان ہو (دنیا کے ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت احمدی موجود ہیں اور جہاں جہاں بھی احمدی ہیں وہاں اگر ان میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے) تو مجھے بھی ساتھ ہی پریشان ہونا پڑتا ہے اور پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے دل میں ڈالی ہے جب انسان بہکتا ہے جب انسان اپنے لئے مصیبتوں کے سامان پیدا کرتا ہے جب انسان اپنی تباہی کی راہوں کو اختیار کرتا ہے تو یہ ساری چیزیں ہمارے دلوں میں فکر پیدا کرتی ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھک سکتے ہیں اور اس کے حضور ہی ہم جھکتے ہیں کبھی انسان خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑتا ہے کبھی انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اشیاء کے صحیح استعمال کو چھوڑتا ہے ہر دو صورتوں میں وہ اپنے لئے تکلیف دکھ اور تباہی کے سامان پیدا کرتا ہے اور ان سب باتوں سے بہر حال مجھے بھی پریشان ہونا پڑتا ہے اور مجھے ان سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ چیز میرے جسم میں شکر کے نظام میں خرابی کا باعث بنتی ہے بہر حال اس زندگی میں تو اس سے چھٹکارا نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو بھی اور جماعت کو بھی بحیثیت جماعت اور بنی نوع انسان کو بحیثیت انسان تباہیوں، دکھوں اور پریشانیوں اور ہلاکتوں سے محفوظ رکھے تاکہ ہماری فکر نسبتاً کم ہو جائے جہاں تک جماعت اور اس کے افراد کا تعلق ہے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے قرآن کریم میں دیا ہے ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ نہیں دیا کہ ہر حالت میں میں تمہارے لئے خیر اور برکت اور فضل اور رحمت کے سامان پیدا کروں گا۔

ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر ہم اس کی راہ میں اذیتوں کو برداشت کریں گے اور اس کی راہ میں پیش آنے والے ابتلاؤں اور امتحانوں میں پورا اتریں گے اگر ہم اس کی خاطر اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈالیں گے اور بشارت کے ساتھ دکھوں کو قبول کریں گے اور قضا و قدر پر راضی رہیں گے اور اس کی نعمتوں کو اس طرح یاد رکھیں گے کہ یہ دکھ اور یہ ابتلاء کوئی حیثیت ہمارے لئے نہیں رکھتیں اور قربانی اور ایثار اور فدائیت کا نمونہ دکھائیں گے تب ہم اس کی بشارتوں کے حامل ہوں گے تب ہم اس کے قرب کی راہوں کو پائیں گے تب وہ ہدایت کے سامان ہمارے لئے پیدا کرے گا تب وہ ہمیں اپنی رضا کی جنتوں میں لے

جائے گا۔ غرض جہاں تک ہمارا تعلق ہے اس نے ہمارے روحانی درجات کو بلند کرنے کے لئے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرنے کے لئے ہمارے لئے دکھوں اور دردوں اور مشقتوں اور ایذا کے سامان پیدا کئے ہیں اس ایذا کی ہمیں بشارت دی گئی ہے اس دکھ اور درد اور پریشانی کی ہمیں بشارت دی گئی ہے کیونکہ وہ مصیبت جو اطمینان کو ہلاک کر دیتی ہے اور اسے کسی نعمت کا وارث نہیں بناتی وہ تو ہلاکت ہے وہ دکھ اور درد جو دکھ اور درد کی حیثیت میں ہی ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو جذب نہیں کرتا وہ دکھ یقیناً دکھ اور درد ہی ہے لیکن وہ دکھ اور درد اور وہ مصیبتیں اور تکلیفیں اور مشقتیں جو انسان اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے برداشت کرتا ہے اور جب اپنی یہ قربانیاں خلوص نیت کے ساتھ اس کے حضور پیش کر دیتا ہے تب وہ عظیم الشان بشارتیں جو اسے دی گئی ہیں اس کے حق میں پوری ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کا وارث بن جاتا ہے غرض یہ دکھ تو ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہمیں بہت سی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔

آج کل بھی ایک ابتلاء کا زمانہ جماعت پر ہے اور وہ اسی بشارت کے مطابق ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دی تھی لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ فساد پھیلانے کی کبھی کوشش نہ کرنا وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ (القصص: ۷۸) اس لئے کہ اگر قانون شکنی کے نتیجے میں اگر بدی کے مقابلہ میں بدی کرنے کے نتیجے میں اگر امن کو برباد کرنے کے نتیجے میں فساد پیدا ہوگا اور تم اس کے ذمہ دار ہو گے تو یاد رکھو کہ تم خدا تعالیٰ کی محبت سے محروم کر دیئے جاؤ گے إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (القصص: ۷۸) کیونکہ اللہ تعالیٰ مفسدوں سے پیار نہیں کیا کرتا پس اگر تم اس محبت الہی کو جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں عطا کی ہے اپنے پاس مضبوطی سے پکڑے رکھنا چاہتے ہو اگر تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم پر اس کی غضب کی نگاہ پڑے تو یہ یاد رکھو کہ فساد پیدا کرنے کا ذریعہ کبھی نہ بننا فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرنا بلکہ فساد کے مقابلہ میں ایسا نمونہ دکھانا کہ اس کے مفسدانہ ارادے نا کامیوں کا منہ دیکھیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ: ۵۲) ظالم نہ بننا۔ مظلوم کی زندگی گزارنے کی کوشش کرنا کیونکہ جو ظالم بن جاتا ہے یا جو گروہ یا فرقہ ظالم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کی راہوں کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا اور جس شخص

کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کی راہوں کے سامان پیدا نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا اس کی زندگی ایک کامیاب انسان کی زندگی نہیں کہلا سکتی اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کامیاب ہو اور فلاح اس نے حاصل کی کیونکہ اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (یوسف: ۲۴) ظالم لوگ وہ فلاح حاصل نہیں کیا کرتے جس فلاح کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مظلوم کے لئے، مومن کے لئے، قربانی اور ایثار کے نمونے دکھانے والوں کے لئے، اس کی راہ میں دکھ اور درد اور مشقت برداشت کرنے والوں کے لئے دیا ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں کیونکہ جب یہ کہا گیا کہ ظالم فلاح حاصل نہیں کر سکتے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (شوریٰ: ۴۱) وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی محبت تمہیں حاصل رہے اور تمہیں وہ کامیابی حاصل ہو جس کا میابی کا وعدہ قرآن کریم نے تمہیں دیا ہے تو یاد رکھو کہ یہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل اور رحم سے ہدایت کے سامان پیدا نہ کر دے پس کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو، کبھی کسی پر ظلم نہ کرو، کبھی ایسے حالات پیدا نہ کرو کہ دنیا میں، تمہارے ملک یا علاقہ یا شہر اور گاؤں میں فسادات پیدا ہو جائیں ہر دکھ کو خدا کیلئے برداشت کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي - (آل عمران: ۱۹۶) جو لوگ اس کی راہ میں ایذا اٹھاتے ہیں تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے رضا کی جنت کے سامان پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہترین جزا دینے والا ہے۔

پس یہ تو صحیح ہے کہ ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ہمارے مالوں میں بھی امتحان اور ابتلاء کے سامان پیدا کئے جائیں گے اور جانوروں کے متعلق بھی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میری راہ میں بہت دکھ دینے والا کلام سنو گے اور جب تم یہ دکھ دینے والا کلام سنو یا دیواروں پر دکھ دینے والی باتیں لکھی ہوئی دیکھو تو یہ یاد رکھو کہ جنہوں نے میری رضا کی جنت حاصل کرنی ہو اُوذُوا فِي سَبِيلِي جب انہیں میری راہ میں اذیتیں پہنچائی جائیں تو انہیں صبر کرنا چاہئے اور صبر کا نمونہ اس قسم کا دکھانا چاہئے کہ وہ معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتا ہو یعنی دنیا یہ دیکھ کر حیران ہو کہ اگر اس سے نصف گالیاں بھی دوسروں کو دی جاتیں تو وہ فساد پیدا کر دیتے اور اپنے علاقہ میں قوم کا امن برباد کر دیتے وہ یہ دیکھ کر حیران ہو کہ ان لوگوں کو اذیتیں دی جاتی ہیں گالیاں دی جاتی ہیں پھر ان ہستیوں کو بھی جنہیں یہ اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز اور پیاری سمجھتے ہیں گالیاں دی جاتی ہیں ان کے دلوں کو، ان کے جذبات کو چھلنی چھلنی کر دیا جاتا ہے لیکن یہ لوگ اُف نہیں

کرتے، مقابلہ پر نہیں آتے، گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتے فساد پیدا کرنے کی جب کوشش کی جاتی ہے تو یہ اس فساد کی آگ پر تیل نہیں پھینکتے بلکہ اپنے آنسوؤں کا پانی اس کے اوپر پھینکتے ہیں اور اس آگ کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

غرض ایذائیں دیئے جانے کا بھی وعدہ ہے اور جان و مال کے ذریعہ امتحان لینے کا بھی وعدہ ہے خوف کے سامان پیدا کرنے کا بھی ہم سے وعدہ ہے بھوکے رکھے جانے کا بھی ہم سے وعدہ ہے کوششوں کے بے نتیجہ نکلنے کا بھی ہم سے وعدہ ہے اور میں ان تمام دکھوں اور تکلیفوں اور اذیتوں کو وعدہ اس لئے کہتا ہوں کہ محض اتنا نہیں کہا گیا کہ تمہارے لئے خوف کے حالات پیدا کئے جائیں گے محض یہ نہیں کہا گیا کہ تمہارے مالوں کو غصب کرنے کے منصوبے بنائے جائیں گے اور اس طرح تمہیں ابتلاء پیش آئیں گے اور تمہاری جان کو نقصان پہنچایا جائے گا یا یہ کوشش کی جائے گی کہ تمہارے اعمال کا وہ نتیجہ نکلے جو عام قانون کے مطابق نکلنا چاہئے محض یہ نہیں کہا گیا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ ہم ایسے سامان تو پیدا کریں گے لیکن ان سامانوں کو اس لئے پیدا کریں گے کہ تم ہماری نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی ان رضا کی جنتوں کے اہل قرار دیئے جاؤ جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اس لئے جب ایذاء، ہمیں پہنچتی ہے جب اموال اور نفوس میں ابتلاء کے سامان ہم دیکھتے ہیں جب خوف کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور جب ہماری مساعی مخالف کی کوششوں کی وجہ سے بے نتیجہ ثابت ہو جاتی ہیں تو ہمارے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں کہ اس کی رضا کی جنتوں میں ہم داخل ہو جائیں گے اور پھر ہمیں دعا سکھائی گئی ہے کہ جب اس قسم کے حالات پیدا ہوں تو تم میری طرف رجوع کرو اور مجھ سے قوت اور مدد مانگو اور بنیادی طور پر مجھ سے یہ طلب کرو کہ اے خدا! ان حالات میں وہ جو تیرے بندوں کا دشمن ہے خاموش نہیں رہے گا وہ چاہے گا کہ ہم ان ابتلاؤں کے اوقات میں صبر اور دعا کے ذریعہ کامیاب نہ ہوں تیری رضا کی جنتیں ہمیں حاصل نہ ہوں وہ یہ پسند کرے گا کہ ہم اس کی طرف جھک جائیں اور تیرے قہر اور تیرے غضب کی دوزخ ہمارے مقدر میں ہو جائے ہم کمزور ہیں ہم تو انسان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اور تیری ہدایت کے مطابق کرنا بھی نہیں چاہتے ہم شیطانی وسوسوں کا دفاع محض اپنی طاقت اور قوت سے نہیں کر سکتے پس تو ہماری مدد کو آ اور جس طرح دکھوں کے وقت تو ہمارے دلوں کو تسلی دیتا اور ہماری روحوں کو تسکین بخشتا ہے اسی طرح تو شیطان کی وسوسہ اندازی کے وقت ہمارے دلوں کے گرد اپنی رضا اور اپنے نور کا ہالہ کھینچ دے

تا شیطان جو ظلمتوں سے پیار کرتا ہے وہ اس نور کے ہالہ کے اندر داخل نہ ہو سکے اور ہم اس کے وسوسوں سے محفوظ رہیں۔

غرض دعا ہی ہے جس کے ذریعہ ہم نے ان امتحانوں میں کامیاب ہونا ہے پس کبھی بھی دنیا میں فساد نہ پیدا کرو، کبھی بھی ایذا کے مقابلہ میں ایذا اور گالی کے مقابلہ میں گالی نہ دو، خدا پر بھروسہ رکھو وہی ایک ہستی ہے جس پر ہم توکل کر سکتے ہیں وہ اپنے وعدوں کا سچا اور اپنے ان بندوں سے جو اخلاص اور فدائیت کے ساتھ اس کے قدموں پر گر جاتے ہیں وفا اور پیار کا سلوک کرنے والا ہے اسی نے ہمیں کہا ہے کہ
وَدَعُ أَذْهُمُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (احزاب: ۴۹) ان کی ایذا دہی کو نظر انداز کر دو اور اپنے رب پر ہی توکل رکھو کیونکہ وہی حقیقی کارساز ہے کہ جب وہ مدد کو آئے تو کسی اور مدد کی احتیاج انسان کو باقی نہیں رہتی خدا کرے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر ابتلاء اور امتحان میں اس رنگ میں کامیاب ہوں کہ اس کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں اور خدا کرے کہ ہمارے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی فساد اور بد امنی کے حالات امن اور صلح اور آشتی کے حالات میں بدل جائیں اور انسان امن کی فضا میں اسلام کی سلامتی سے حصہ لینے والا اور خدا کی سلامتی کے اندر داخل ہونے والا ہو جائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۶)

☆.....☆.....☆